بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۸ امان ۱۳۴۵ ہش ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۸ مارچ ۱۹۶۶ء	نمبر ۵۶

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۷ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

● ربوہ ۷ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کو پہلے کی نسبت خفیف سا افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللھم آمین

● ربوہ ۷ مارچ۔ مکرم جناب عبد الستار صاحب سوکیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس ربوہ میں تین ماہ قیام کرنے کے بعد معہ فیملی اپنے وطن واپس جانے کی غرض سے مورخہ ۵ مارچ کو چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہوئے اہل ربوہ نے سٹیشن پر پہنچکر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا آپ نے روانگی سے قبل خواہش ظاہر فرمائی کہ جملہ اہل ربوہ کی خدمت میں ان کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا ہدیہ پہنچا دیا جائے۔ آپ پہلے مکہ معظمہ جائیں گے اور وہاں حج کا فریضہ ادا کرنے کے بعد عازم ماریشس ہوں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے افراد خاندان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ حج کا فریضہ ادا کرنے کے بعد بخیر و عافیت اپنے وطن واپس پہنچیں۔ آمین

● ربوہ ۷ مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج کے بارھویں کل پاکستان بین الکلیاتی سالانہ مباحثات اپنی روایتی شان کے ساتھ دو روز تک جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۷ مارچ کو رات کے پونے تین بجے اختتام پذیر ہو گئے۔ انگریزی مباحثہ میں ٹرافی گورنمنٹ کالج لاہور نے اور اردو مباحثہ میں ٹرافی ڈو میڈیکل کالج کراچی نے جیتی۔ انعامات محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے تقسیم فرمائے (مفصل خبر آئندہ)

مکرم عبد الرحمٰن صاحب نیازی کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم عبد الرحمٰن صاحب نیازی برادر نسبتی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ربوہ میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم نیازی صاحب جماعت کے نہایت ہی مخلص دوست ہیں وہ احباب کی دعاؤں کے از حد مستحق ہیں۔ (خلیفۃ المسیح الثالث)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

برکات الٰہی اُس وقت نازل ہوتے ہیں جب خدا سے مضبوط رشتہ باندھا جائے

خدا تعالیٰ کو اس رشتہ کا سخت پاس ہوتا ہے اور وہ اس کیلئے غیرت دکھاتا ہے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورتِ نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے قد افلح من زکّٰھا کے سچے مصداق تھے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت میں سے کثرت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ اگر ہماری دنیا کو کسی طرح سے کوئی جنبش آئی تو ہم کدھر جائیں گے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمارے ہاتھ پر اقرار کرتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم سمجھیں گے اور دوسری طرف دنیا و مافیہا میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دنیا کی خاطر ہر ایک دینی نقصان برداشت کرنا گوارا کرتے ہیں۔ ذرا سا کوئی کنبہ میں بیمار ہو جاوے یا بیل بکری ہی مر جاوے تو جھٹ بول اٹھتے ہیں کہ ہے یہ کیا ہوا ...... وہ اس رشتہ سے جو اللہ تعالیٰ سے باندھنا چاہیئے ناواقف ہیں۔ برکات الٰہی انسان پر اُس وقت نازل ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ سے مضبوط رشتہ باندھا جاوے۔ جیسے رشتہ داروں کو آپس میں رشتہ کا پاس ہوتا ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کے رشتہ کا جو اس پاک ذات کے ساتھ ہے سخت پاس ہوتا ہے۔ وہ مولا کریم اس کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور اگر کوئی دُکھ یا مصیبت اس کو پہنچتی ہے تو وہ بندہ اپنے لئے راحت جانتا ہے۔

الغرض کوئی دُکھ اس رشتہ کو توڑتا نہیں اور نہ کوئی سُکھ اس کو دوبالا کرتا ہے۔ ایک سچا تعلق و حقیقی عشق عبد و معبود میں قائم ہو جاتا ہے۔ اگر ہماری جماعت میں چالیس آدمی بھی ایسے مضبوط رشتہ کے جو رنج و راحت، عسر و یسر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کریں، ہوں تو ہم جان لیں کہ ہم جس مطلب کے لئے آئے تھے وہ پورا ہو چکا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا۔

کیسی سوچنے کی بات ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے ہی۔ جائدادیں تھیں، مال تھا، زر تھا مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہو گئے۔ اور فیصلہ کر لیا کہ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جاویں تو کونسی برکت اس سے بزرگ تر ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۵-۱۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۶ء

اسلامی اخلاق کی بنیاد تقویٰ پر ہے

قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یعنی قرآن کریم بے شک ایسی کتاب ہے جس میں متقین کے لئے ہدایت ہے۔ قرآن کریم کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کا قول ہے کہ جب کسی نے آپ سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا خلقہ القرآن یعنی آپ کا خلق قرآن تھا۔ اس سے واضح ہے کہ قرآن کریم نے انسانی زندگی کے لئے جو لائحہ عمل پیش کیا ہے وہ اعلیٰ اخلاق پر مبنی ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ یعنی مسلمانوں کا جو لائحہ عمل ہونا چاہیئے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تتبع میں ہونا چاہیئے۔ سنت رسول اللہ اور اس کے بعد احادیث ہمیں اس طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ اکبر الہ آبادی کا ایک شعر ہے۔

رسولِ اکرم کی ہسٹری کو پڑھو تو اول سے تا آخر
وہ آپ ثابت کرے گی اپنا عجیب ہونا عظیم ہونا

مستشرقین جن کی غرض آپؐ کے کیریکٹر پر نعوذ باللہ نکتہ چینی ہوتی ہے، جب اخلاق کے اس بحر ذخار میں غوطہ لگاتے ہیں تو حیرت زدہ رہ جاتے ہیں کہ یہ انسان کیسا انسان تھا کہ ایک طرف تو وہ زندگی کے ہر تقاضے کو پورا کرتا ہے۔ ایک جھونپڑی کٹی بیویاں رکھتا ہے۔ دنیا کا کوئی کام نہیں جسمیں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لیتا۔ تجارت کرتا ہے تو اس میں بھی وہ سب سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ اور جب مجبوراً جنگ میں حصہ لیتا ہے۔ تو بڑے سے بڑا فوجی جرنیل بھی اس کی حکمت عملیوں کے سامنے سرنگوں ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف دیکھیں تو آج تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا۔ جس نے زندگی کے کسی پہلو میں کسی طرح کی کوئی خیانت کی ہو۔ اگر کسی سے وعدہ کرتا ہے تو لفظ بلفظ اس کو پورا کرتا ہے۔ رحم کا یہ عالم ہے کہ جانوروں پر بھی سختی ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ عدل و انصاف کی ترازو ہاتھ میں لیتا ہے۔ تو کیا مجال کسی طرف پلڑا ذرا سا بھی جھک جائے۔

یہ خلق تھا جسکو اللہ تعالیٰ نے علیٰ خلق عظیم فرمایا ہے اور جس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے خلقہ القرآن کا نام دیا ہے۔

خلق القرآن وہ خلق ہے جس کی بنیاد تقوی اللہ پر ہو جو شخص تقوی اللہ نہیں رکھتا وہ قرآن کریم سے کوئی ہدایت بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے مومن کے ایمان کا ماله وما علیہ بتا دیا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

یعنی متقی وہ ہوتے ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے یعنی نماز قائم کرتے اور جو رزق اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے۔ اس کو اپنے نفس کے حقوق اور خلق اللہ کے حقوق ادا کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ یہاں عبادت میں تمام وہ اعمال آجاتے ہیں، جو قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ جس کی بہترین صورت نماز ہے اور رزق میں تمام وہ چیزیں آجاتی ہیں جو خداداد قویٰ کے ذریعہ انسان حاصل کرتا ہے، جو قابلیتیں اللہ تعالےٰ نے انسان میں رکھی ہیں۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کی دین ہیں، اس لئے یہ رزقناھم کے زمرہ میں آجاتی ہیں۔

تقویٰ اللہ کے بعد جو اخلاقی اصول قرآن کریم نے انسانوں کو دیا ہے، وہ یہ ہے کہ ہر عمل میں اعتدال کو مدنظر رکھا جائے۔ اسلام کے رو سے بعض اوقات مثلاً ہمدردی بھی بجائے نیکی کے برائی بن جاتی ہے۔ ایک ظالم کے ساتھ نیکی یہ نہیں ہے کہ جو کچھ ظلم وہ کرے۔ اس کو برداشت کر لیا جائے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم ہے کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ لگائے تو دوسرا گال بھی اس کے آگے کر دو۔ ایسا اندھا اصول اسلام نہیں دیتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ جو تم پر ظلم کرتا ہے دیکھ لو کہ اس کے ساتھ کونسا سلوک اس کی بہتری کے لئے صحیح ہوگا۔ اگر اس کو معاف کر دینے سے وہ ظلم وستم سے باز آجاتا ہے۔ اور اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ تو اس کو معاف کر دو۔ اور اگر بدلہ لینے سے ہی وہ راہ راست پر آسکتا ہے تو بدلہ لو۔ کیونکہ ایسے شخص کو معاف کرنا صرف اس پر ہی ظلم کرنا نہیں ہے بلکہ تمام مخلوقات پر ظلم کرنا ہے۔ البتہ چونکہ دین اسلام صلح پسند اور امن جو ہے۔ اس لئے معافی کو ترجیح دی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

(شوریٰ ۳۸ تا ۴۴)

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کے لئے دوسروں کے ساتھ سلوک کرنے کا مفصل لائحہ عمل بیان فرمایا ہے اور نازک سے نازک فرق کو بھی واضح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا یہ وصف بیان کیا ہے۔ کہ وہ کبیرہ گناہوں اور فواحش سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور غصہ پر قابو رکھتے ہیں۔ یعنی جب کوئی شخص ان کے خلاف کوئی غلط اقدام کرتا ہے تو وہ آپے سے باہر نہیں ہو جاتے: بلکہ صبر اور تدبر سے کام لیتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یعنی اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اور باہم بجائے لڑنے جھگڑنے کے مشورہ کر کے کام کرتے ہیں اور جو رزق اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں بخل نہیں کرتے اور جب ان پر کوئی ظلم کرتا ہے۔ تو وہ بدلہ تو لے لیتے ہیں مگر یہ یاد رکھتے ہیں کہ برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہوتی ہے۔ جتنی کہ ان کے ساتھ کی گئی ہے۔ زیادتی نہیں کرتے۔ لیکن جو ظلم کرنے والے کی اصلاح کو مدنظر رکھ کر معاف کر دیتے ہیں۔ اس کا بدلہ دینا اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ البتہ جو لوگ ظلم کا بدلہ لیتے ہیں ان پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انصاف کا یہی تقاضا ہے کہ جو شخص کوئی برائی کرے اس کا خمیازہ بھی بھگتے۔ البتہ ان لوگوں پر اعتراض ہوتا ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور بغیر حق کے زمین پر بغاوت پھیلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب ملے گا۔ لیکن جس نے صبر سے کام لیا اور معاف کر دیا تو یہ بڑی ہمت والے لوگوں کا کام ہے۔

یہاں اس اصول کو واضح کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ بہرحال ظلم اور بغی کو پسند نہیں کرتا۔ وہ دنیا سے اس برائی کو مٹانا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے خلا وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ ظلم کو مٹانے اور اصلاح معاشرہ کے لئے ضروری ہے کہ جس کے ساتھ ظلم کیا ہووے۔ وہ تدبر سے کام لے اور اندازہ کرے کہ ظالم کے ساتھ کس طرح کا سلوک ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے یہ عظیم مقصد حاصل ہو۔ ویسے ظلم کا بدلہ لینے کی اجازت ہے۔ مگر اس میں بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ظالم کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے جتنا ظلم اس نے کیا ہے۔ زیادتی کرنا بذاتِ خود ظلم بن جاتا ہے۔ اس سب کے باوجود معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے کیونکہ ظالم کو بہرحال سزا دی دے گا۔ جہاں تک معاشرہ کی اصلاح کا تعلق ہے معاف کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے اصلاحِ معاشرہ کا امکان زیادہ ہو جاتا ہے۔

"حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

احمدیہ مسلم مشن کینیا (مشرقی افریقہ) کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

ملاقاتیں — اخبارات اور ریڈیو کے ذریعے تبلیغ

لٹریچر کی وسیع اشاعت — درس و تدریس

(از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب انچارج مشن و امیر جماعتہائے احمدیہ کینیا)

تبلیغی مساعی

جن معزز احباب کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے ایک عرب نوجوان کافی عرصہ سے سلسلہ کا لٹریچر پڑھ رہا ہے اور گو ہے ہمارے اجلاسوں میں بھی جبکہ میں ممباسہ میں ہوتا تھا شرکت کیا کرتا تھا اس کو دو دفعہ تبلیغی خطوط لکھے ایک روز اس کا بھائی مجھے نیروبی میں ملنے آیا تو میں نے اس کے ساتھ تمام اختلافی امور پر تفصیلی گفتگو کی اور پھر اسے اور اس کے بھائی کے لئے دعوۃ الامیر انگریزی پڑھنے کو دی اسی طرح نیروبی شہر سے ایک ممتاز تعلیم یافتہ افریقی مسلمان ایک دو دفعہ مجھے ملنے آئے انہیں بھی تبلیغ کی گئی اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کو دیا گیا۔ نیروبی سے ۶۰ میل دور ایک شہر فورٹ ہال کا ایک مسلمان کونسلر ایک روز ملنے آیا اُسے بھی تبلیغ کی اور بتایا کہ آج اسلام کی صحیح ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان کسی واجب الاطاعت امام کی بیعت کر لیں جب تک وہ ایسا نہیں کرتے ان کے لئے ترقی کرنا تقریباً ناممکن ہے اور یہ کہ ایسا واجب الاطاعت امام صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ B.B.C. کا ایک عرب نمائندہ جو میرا واقف ہے اپنے ایک اور عرب دوست کو لے کر ایک روز مجھے ملنے آیا۔ ان کے ساتھ بھی جماعت کے متعلق تفصیلی گفتگو ہوئی اور بعد ازاں ان دونوں کو سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ ٹانگا کا ایک افریقن احمدی اپنے ایک عیسائی دوست کو لے کر مشن میں آیا۔ خاکسار نے اسے اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا فرق بتایا اور اسے بھی لٹریچر پیش کیا۔ ایک روز نیروبی کے ایک کالج کا ایک امریکن پروفیسر مشن میں آیا جسے میں نے سلسلہ کا مختلف زبانوں میں شائع شدہ لٹریچر دکھایا جسے دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا اور ہمارے کام کی بہت تعریف کی نیز وعدہ کیا کہ وہ دوبارہ مشن میں آئے گا۔ نیروبی سے دس میل دور ایک جیل خانہ ہے وہاں کے ویلفیئر آفیسر کی طرف سے اطلاع ملی کہ یہاں مسلمان قیدیوں کو وعظ و نصیحت کرنے والا کوئی نہیں ملتا۔ کیا آپ اس کام کو کرنا چاہتے ہیں۔ ان دنوں مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر میرے پاس چند روز کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ چنانچہ خاکسار ان کو اور رسالدار رفیق احمد صاحب کو ساتھ لے کر ایک روز اس جیل خانہ کے مسلمان قیدیوں کو ملنے گیا۔ کوئی پچاس کے قریب مسلمان قیدی وہاں ملے اور ہم نے ان کو مناسب امور کی تلقین کی۔ روزوں کے متعلق جو شروع ہونے والے تھے اُن کو لٹریچر دیا اور سحری اور افطار کا ٹائم ٹیبل بھی دیا اور نماز جمعہ باجماعت ادا کرنے میں ان کو جو دقتیں تھیں وہ ویلفیئر آفیسر کو بتلائیں جس نے انہیں دور کرنے کا پختہ وعدہ کیا۔ اسی عرصہ میں نیروبی سٹی کونسل کے پریس انفارمیشن آفیسر سے خاکسار ایک روز مکرم عبدالسلام صاحب بھٹی کے ساتھ ملا اور اُسے توجہ دلائی کہ سٹی کونسل کی طرف سے جو کتابچہ سیاحوں کے لئے شائع کیا گیا ہے اس میں ہمارے مشن کا مناسب رنگ میں ذکر کیا جائے اُس نے وعدہ کیا کہ اس کی دوبارہ اشاعت پر وہ ضرور ہمارے مشن کا ذکر کرے گا۔ نیروبی کے میئر صاحب نے ایک "Beggars Home" شروع کیا ہے اس کے افتتاح پر خاکسار کو ان کی طرف سے دعوت نامہ آیا۔ چنانچہ خاکسار اس موقعہ پر وہاں گیا اور اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی۔ بعد ازاں ایک پارٹی ہوئی جس میں خاکسار نے متعدد عیسائی چرچ لیڈروں اور بعض معزز مسلمانوں سے ملاقات کی اور مشن کا تعارف کرایا۔

لوکل معلّمین

عرصہ دراز سے کینیا کے مشن کو ایسے لوکل معلمین کی ازحد ضرورت تھی جو انگریزی جانتے ہوں تاکہ عیسائی لوگوں پر سے یہ اثر دور ہو سکے "کہ اسلام صرف اَن پڑھوں کا مذہب ہے"! چنانچہ اس امر کے لئے میں دو دفعہ کسموں گیا اور وہاں پر تین آدمیوں کا انٹرویو لیا اور ان میں سے دو کو منتخب کر کے نیروبی لے آیا ہوں اور ان سے معلمین کی کلاس شروع کر دی ہے اور روزانہ صبح و شام ان کو قرآن مجید، دینیات اور بائیبل کے اسباق دینے شروع کر دئے ہیں اور ان کی عملی ٹریننگ کیلئے ہر اتوار کو انہیں شہر کے مختلف حصوں میں پمفلٹ اور دیگر کتب تقسیم کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں یہ کام اب بڑی باقاعدگی سے کرتے ہیں اور اس طرح ان کی علمی اور عملی دونوں طرح تربیت ہو رہی ہے۔ ان کے علاوہ ایک اور سابق معلم کا جو ربوہ بھی ہو آیا ہے اور مشن کا کام چھوڑ چکا تھا انٹرویو لیا ہے۔ عنقریب یہ بھی کام شروع کر دیگا۔

پریس و ریڈیو

جب سے میں کینیا آیا ہوں میں نے پریس اور ریڈیو کی طرف خاص توجہ دے رکھی ہے۔ جہاں تک پریس کا تعلق ہے اس بارہ میں اللہ تعالےٰ نے مجھے خاص طور پر کامیابی عطا کی ہے۔

میں نے اخبار ممباسہ ٹائمز میں ایک فرائیڈے مسلم کالم کا افتتاح کیا جس کو ایک عرصہ دراز تک میں خود لکھتا رہا ہوں اور اب کافی عرصہ سے بوجہ اپنی دیگر مصروفیات کے اسے مکرم کبیر احمد صاحب بھٹی کے سپرد کر رکھا ہے جو اس کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

گزشتہ سال کے آخر میں اخبار ممباسہ ٹائمز بوجہ مالی مشکلات کے بند ہو کر سارے ایسٹ افریقہ کے کثیر الاشاعت اخبار ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ میں جس کی باقاعدہ آڈٹ شدہ اشاعت ۴۵ ہزار کے قریب ہے مدغم ہو گیا ہے اس لئے اب اس اخبار والوں کے ساتھ میں نے ان کالموں کے متعلق گفت و شنید سے یہ معاملہ طے کر لیا ہے اور اب ہمارے یہ مضامین اس اخبار میں پھر باقاعدگی سے شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اخبار والوں کے ساتھ اب میرے مراسم اتنے اچھے ہو گئے ہیں کہ ہر اسلامی تہوار کے موقع پر میرے مضامین کو اپنے اخبار میں شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ اس رمضان اور عید کے موقعوں پر میرے رمضان اور عید کے متعلق لکھے ہوئے مضامین کو اس اخبار نے نمایاں جگہوں پر شائع کیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اس سلسلہ میں جو نیا کام اب شروع ہوا وہ یہ ہے کہ ایسٹ افریقہ کے مشہور ہفتہ وار سواحیلی اخبار BRAZA والوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ وہ اسلام کے متعلق ہر قسم کے سوالات جن کے جواب دینے مقصود ہوں گے وہ صرف مجھے ہی بھجوایا کریں گے نیز انہوں نے مجھ سے عید کے متعلق ایک مضمون بھی مانگا جو میں نے انہیں لکھ کر دیا اور انہوں نے اسے اپنے رسالہ میں میری تصویر کے ساتھ عید سے پہلے شائع کیا۔ اس رسالہ کی اشاعت کوئی ۳۴ ہزار کے قریب ہے اور یہ مشرقی افریقہ کے ہر سہ ممالک میں جاتا ہے۔ ایک ہمیں اس سلسلہ میں اور ترقی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اخبار ممباسہ ٹائمز کے بند ہونے کے بعد وہاں سے ایک نیا اخبار ممباسہ ایڈورٹائزر نکلنے لگا ہے اور اس اخبار والوں نے مجھ سے اور کبیر احمد صاحب بھٹی ہر دو سے خواہش کی ہے کہ ہم دونوں باری باری اُن کے لئے بھی ایک ایک اسلامی کالم لکھا کریں۔ چنانچہ اس طرح بفضلہ تعالےٰ کے فضل سے کینیا کے تین وقیع اخباروں میں اسلام کی مکمل نمائندگی اب ہمارے مشن کے ہاتھ مستقل طور پر آجائے گی۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

جہاں تک ریڈیو کا تعلق ہے امید ہے کہ آہستہ آہستہ اس جہت میں بھی ہمارا مشن اپنا مناسب مقام حاصل کر لیگا وباللہ التوفیق۔

اس عرصہ میں ریڈیو کینیا پر ایک مباحثہ ہوا جس کا عنوان تھا "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا" اس مباحثہ میں مذہب کی طرف سے خاکسار نے پہلی اور آخری تقریریں کیں۔ اس مباحثہ کا آرگنائزر ایک ہندو تھا اور اس نے مجھے خود بتلایا کہ اُسے کہا گیا تھا کہ اسلام کے متعلق صحیح معلومات اگر لینی ہیں تو اسے صرف ہمارے مشن کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اس عید الفطر کے موقعہ پر ہمارے احمدی بچوں کا ایک پروگرام تھا جو عید کے دن وائس آف کینیا کی سروس سے براڈکاسٹ کیا گیا اور اس میں میری روزوں کے متعلق لکھی ہوئی ایک اردو تقریر براڈکاسٹ کی گئی۔ پریس اور

بیراڈ کاسٹ بذریعہ ٹیلیویژن کے لئے بھی مزید کوششیں جاری ہیں۔ احباب سے ان میں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

تعلیم و تربیت

خاکسار نیروبی میں مقیم ہے اور یہاں ہر روز صبح کی نماز کے بعد درس حدیث انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں دیتا ہوں۔ شام کو قرآن مجید اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے۔ ہر اتوار کو بعد نماز مغرب ایک عام اجلاس ہوتا ہے جس میں خاکسار تفسیر کبیر پڑھ کر سُناتا ہے مکرم لئیق احمد صاحب کھوکھر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھتے ہیں اور مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب مرکز سے تازہ آمدہ الفضل کے پرچوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ ترین رپورٹیں اور حضور کے کسی خطبہ کا ضروری اقتباس ہدیۂ سامعین کرتے ہیں۔ رمضان کے دنوں میں خاکسار مسجد احمدیہ نیروبی میں ہر روز بعد نماز عصر ایک پارہ قرآن مجید کا ترجمہ تفسیر صغیر سے پڑھ کر سُناتا رہا اور اسی طرح مکرم عبدالسلام صاحب بھٹی اسٹیلے میں فیض محمد لال خاں صاحب کے مکان پر احمدی اور غیر احمدی مستورات میں درس قرآن مجید دیتے رہے ہیں۔ چونکہ کینیا کے تمام احمدی جو پاکستانی ہیں سب کے سب الفضل نہیں خرید سکتے اس لئے خاکسار نے جب سے اس مشن کا چارج لیا ہے باقاعدہ ہر ماہ ایک اخبار احمدیہ لکھنا شروع کیا ہوا ہے جس میں جماعتی خبروں کے علاوہ جماعتی تحریکات احباب تک پہنچائی جاتی ہیں۔ اس کو مرتب تو خاکسار کرتا ہے لیکن اس کی کتابت مکرم حمید احمد صاحب بھٹی کرتے ہیں اور طباعت مکرم افتخار احمد صاحب بٹ کرتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی رمضان میں خاکسار نے احمدی بچوں کی دینی معلومات کے لئے ایک نصاب شائع کیا جس کو ایک روز تمام احمدی بچوں اور بچیوں کو مسجد میں بُلا کر پہلے حل کرایا اور پھر اس کا امتحان لیا اور عید کے موقعہ پر اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دئے۔

خاکسار احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی طور پر مالی قربانیوں کی طرف بار بار توجہ دلاتا رہتا ہے۔ اس ضمن میں بعض چندہ نادہندگان بفضلہ تعالیٰ چندہ دہندگان میں شامل ہو گئے ہیں اور چار بھائیوں نے اپنے چندوں میں نمایاں اضافہ کیا ہے ان میں سے ایک تو رابعہ محمد اصغر صاحب آف کسموں ہیں جنہوں نے اپنا چندہ میرے کسموں پہنچنے پر ۳۰ شلنگ ماہوار سے مبلغ -/۱۲۰ شلنگ ماہوار کر دیا ہے اور دوسرے منور احمد صاحب بٹ ہیں جو چندہ عام میں تو اچھے تھے لیکن تحریک جدید میں معیار سے بہت کم چندہ دیتے تھے ان کا پچھلے سال کا چندہ تحریک صرف -/۶۰ تھا لیکن اب انہوں نے خاکسار کی تحریک پر اسے -/۲۸۰ شلنگ کر دیا ہے۔ گزشتہ سال جماعتِ احمدیہ نیروبی نے طوعی طور پر چندہ جمع کر کے احمدیہ قبرستان نیروبی کی چاردیواری کو دس ہزار شلنگ کی لاگت سے پختہ شکل میں تعمیر کر دیا ہے اور اس میں دو لوہے کے گیٹ بھی لگوا دئے ہیں اور اب یہ قبرستان خوشنما نظر آنے کے علاوہ محفوظ بھی ہو گیا ہے اس کارِ خیر میں نمایاں حصہ یہاں کی ملک فیملی نے لیا ہے اور ان کے علاوہ قریشی عبدالرحمٰن صاحب، عبدالعزیز صاحب بٹ، سید محمد اقبال شاہ صاحب اور بعض دوسرے احباب نے بھی حسبِ توفیق دل کھول کر حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اب اس وقت جو تازہ تحریک خاکسار نے بذریعہ ایک خطبہ کے احباب تک پہنچائی ہے وہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی تحریک ہے جس کا ذکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں کیا تھا اور جس میں یہاں کے مخلص احباب دل کھول کر حصہ لے رہے ہیں بلکہ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ بعض احباب اس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان سب مخلص بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ایمانوں اور اموال میں دن دوگنی اور رات چوگنی برکت دے۔ آمین۔

(باقی)

اعلانِ نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۶ء بروز اتوار بعد نماز مغرب میرے فرزند امتیاز احمد صاحب بٹ ایم۔ اے کا نکاح عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ ایم۔ اے بنت محترم ملک دوست محمد صاحب آف بہاولنگر کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (خاکسار ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک خواب

—— جو نہایت صفائی سے پورا ہوا ——

(محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

یہ اس وقت کا ذکر ہے جبکہ میں ابھی مستقل طور سے قادیان نہیں آیا تھا اور پانی پت ہی میں رہتا تھا۔ میرے مکان کے دو حصے تھے اوپر کی منزل میں میری لائبریری تھی اور نیچے کی منزل میں مَیں اور میرے اہل و عیال رہتے تھے۔ لائبریری کو مَیں نے پبلک کر دیا تھا اور اُس کا نام "اورنٹیل پبلک لائبریری" تھا۔ لائبریری کا دروازہ مکان کے اندر سے بھی تھا اور باہر سے بھی۔

ایک دفعہ مَیں نے خواب دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مع دس بارہ احباب کے اچانک میری لائبریری میں نہایت سویرے تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ "محمد اسمٰعیل صبح کی نماز کا انتظام کرو۔"

مَیں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی جلدی جتنی چادریں فوری طور پر مل سکیں سب فرش پر بچھا دیں۔ اور حضور نے تمام خدام کے ساتھ ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ سلام پھیرتے ہی میں بڑی تیزی سے مکان کے نیچے کی منزل میں آیا اور اپنی اہلیہ "شہر بانو" سے کہا کہ "حضرت صاحب یک دفعہ ہی تشریف لے آئے ہیں اُن کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کرنا چاہیئے جلدی بتاؤ کیا چیز پیش کروں؟ اِس وقت تو بازار بھی کھلے ہوئے نہیں ہیں جو وہیں سے کوئی تحفہ لے آتا اور حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیتا۔

میری اہلیہ نے کہا "فی الحال تم یہ کام کرو کہ "تاریخ اندلس" حضور کی خدمت میں ہدیۃً پیش کر دو۔ اِس وقت اور تو کوئی چیز ہے نہیں"۔

مجھے خواب ہی میں یہ خیال ہوا کہ "تاریخِ اندلس" کی دو جلدیں ہیں اوّل اور دوم اور دونوں جلدیں صندوق میں رکھی ہوئی ہیں۔ اس پر مَیں نے اپنی اہلیہ سے کہا اچھا تو پھر جلدی سے وہ دونوں جلدیں نکال دو۔ جلدی کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت صاحب تشریف لے جائیں اور مَیں حضور کی خدمت میں تحفہ پیش نہ کر سکوں۔ آج ساری عمر میں تو حضرت صاحب ہمارے ہاں آئے ہیں۔

میری بیوی نے صندوق میں تاریخِ اندلس تلاش کی مگر صرف جلد اوّل ملی جلد دوم نہیں ملی۔

میری اہلیہ نے واپس آکر جلد اوّل میرے ہاتھ پر رکھ دی اور کہا کہ دوسری جلد نہیں ملی۔

مَیں نے کہا خیر پہلی جلد ہی سہی۔ کچھ تو تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کرنا چاہیئے یہ کہہ کر مَیں جلدی سے اُوپر کی منزل میں گیا تاکہ تاریخ اندلس کی پہلی جلد حضور کی خدمت میں بطور نذر پیش کروں۔ اس کے معاً بعد میری آنکھ کھل گئی۔

مَیں نے یہ خواب لکھ کر حضرت استاذی المحترم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب (رضی اللہ عنہ) کو بھیجا اور اُن سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ (حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کو خواب کی تعبیر بتانے میں خاص دسترس تھی)۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیا کہ "تمہارے اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ چونکہ تاریخِ اندلس کی پہلی جلد میں مسلمانوں کی فتوحات اور غلبہ اور شوکت اور طاقت کا ذکر ہے اور دوسری جلد میں سلطنت کی بربادی۔ مسلمانوں کی ہلاکت اور تباہی کی داستان ہے۔ یعنی اوّل فتوحات کا دَور ہے اور آخر بدقسمتی اور بدحالی کا۔ اس لئے اسی مناسبت سے اس خواب کی تعبیر یہ ہوئی کہ ہمارا خلیفہ سلسلہ احمدیہ کے عروج اور ترقی کا زمانہ تو یقیناً دیکھے گا (جو اُسے خواب میں پیش کر دیا گیا ہے) مگر اُس کے زمانہ میں سلسلہ کا تنزل اور انحطاط ہرگز نہیں ہوگا بلکہ سلسلہ اس کے عہدِ خلافت میں برابر ترقی کرتا چلا جائے گا۔"

یہ کتنی درست تعبیر تھی اور کیسی صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔ حضور کے مبارک عہد میں سلسلہ برابر ترقی ہی کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ حضور کی طویل بیماری کے ایّام میں بھی سلسلہ کی ترقی اور عروج میں ذرا سی بھی کمی واقع نہیں ہوئی اور نہایت شان کے ساتھ وہ مزید ترقی اور عروج حاصل کرتا رہا۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

محترم اخویم چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم

مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر شاہد

(قسط نمبر ۲)

مجلس خدام الاحمدیہ میں خدمات

۱۹۴۲ء میں جب محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس منتخب ہوئے تو مجلس عاملہ کی تشکیل کے وقت محترم صاحبزادہ صاحب کی نظر انتخاب آپ پر بھی پڑی چنانچہ آپ کو مہتمم تحریک جدید و وقف جدید نامزد کیا۔ اپنے شعبہ کی مساعی کے سلسلہ میں آپ نے دن رات محنت کی سکول میں درس و تدریس سے فارغ ہوتے ہی رات گئے تک مجلس خدام الاحمدیہ کا کام کرتے رہے۔

۵ اگست ۱۹۶۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع صاحب صدر مجلس کی ہدایت کے مطابق ایک وفد کے ہمراہ ضلع گجرات کی مجالس کے دورہ پر گئے ان دنوں آپ کی صحت اگرچہ اچھی نہ تھی مگر آپ نے محترم صدر صاحب کی اطاعت اور خدمت دین کو مقدم کرتے ہوئے گجرات کا عزم کیا۔ پہلے روز چک سکندر پہنچے۔ دوسرے روز عازم منڈی بہاء الدین ہوئے مگر راستہ میں ہی اچانک خون کی قے آنی شروع ہو گئی۔ یہ اس بیماری کا خطرناک آغاز تھا جو بالآخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ سرگودھا میں تقریباً ایک ماہ تک زیر علاج رہے۔ جونہی صحت بظاہر ٹھیک نظر آنے لگی۔ تو پھر بدستور اسی طرح کام کرنا شروع کر دیا۔ سرگودھا ہسپتال سے ڈسچارج کرتے وقت کہا گیا تھا کہ آرام کی زیادہ ضرورت ہے۔ مگر خدمت دین کے شوق نے آپ کو چین نہ لینے دیا اور اپنے جملہ فرائض میں منہمک ہو گئے۔

نومبر ۱۹۶۵ء میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کو مہتمم اشاعت نامزد کیا۔ کمزوری صحت کے باوجود آپ کی مصروفیات کا وہی حال تھا۔ جو بیماری سے قبل تھا۔ بعض اوقات آپ کو آرام کے لئے کہا جاتا تو جواب دیتے "اب میں کام کر سکتا ہوں مجھے کچھ سلسلہ کی خدمت کرنے دو معلوم نہیں میری زندگی کتنی ہے"۔

مالی قربانیوں میں حصہ

ایک طرف آپ ہمیشہ یہی سمجھتے رہے کہ زندگی وقف کرنے کی جو توفیق اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر ایک احسان ہے۔ دوسری طرف آپ نے سن شعور کے آغاز سے ہی ہر مالی تحریک میں لبیک کہا۔ تعلیم کے زمانہ میں ہی آپ نے وصیت کر دی تھی۔ اسکے بعد سب مالی تحریکات میں حصہ لیا۔ تحریک جدید کے دفتر اول میں شمولیت کی شدید خواہش تھی۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو خط لکھا کہ "حضور میں اس وقت تین چار سال کا تھا جب تحریک جدید کا آغاز کیا۔ . . . .

. - - - - - - - -

- - - اب کوئی صورت ہے کہ میں بھی دفتر اول کے پانچ ہزاری فوج کے السابقون الاولون گروہ میں شامل ہو جاؤں!!"

آپ چندہ نہ صرف اپنی طرف سے دیتے بلکہ ایصال ثواب کی خاطر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے والدین کی طرف سے بھی چندہ دیا کرتے مسابقت فی الخیرات کا اندازہ اسی بات سے ہو سکتا ہے کہ وقف جدید کے آغاز کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حسب ذیل خط تحریر کیا:-

"تحریک وقف جدید میں حضور نے ایک لاکھ چندہ دینے والوں کا مطالبہ کیا ہے۔ آج خطبہ جمعہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے دل میں یہ تحریک کی کہ میں ہر چندہ دینے والے احمدی کی طرف سے ضرور کچھ نہ کچھ ادا کروں شاید اسی طرح اللہ تعالیٰ خاکسار کو اپنی چادر رحمت میں ڈھانپ لے سو میں ایک پائی ہر احمدی کی طرف سے ادا کرتا ہوں یعنی کل ایک لاکھ پائی . . . . . مبلغ ۵۲۰/۱۳/۴ - مبلغ ۵۲۰ روپے ۱۳ آنے ۴ پائی کا چیک امانت تحریک جدید ارسال ہے حضور قبول فرما دیں اس سے قبل اپنا اور اپنی اہلیہ کی طرف سے بھی چندہ ادا کر چکا ہوں"۔

برادرم موصوف کا یہ خط مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۵۹ء کے الفضل میں انچارج صاحب دفتر وقف جدید کی طرف سے بعنوان "سیدنا حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک مثالی خط" شائع ہوا۔

اسی طرح دیگر جماعتی تحریکات پر بھی آپ نے ہر آن لبیک کہا محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس کی تعمیر ہال کے سلسلہ میں تحریک ۳۱۳ میں بھی شامل ہوئے۔

مالی قربانیوں کے موقع پر آپ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے بڑے وثوق سے کہتے کہ مالی قربانی سے مالی تنگی ہرگز نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی انعامات عطا کرتا ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے مشاہدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو بعض غیر متوقع ذرائع سے مطلوبہ رقم عطا فرمائی۔

علالت کے آخری ایام

جب مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کے دورہ کے موقع پر بیمار ہوئے تو سرگودھا ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ڈاکٹروں کی رائے یہ تھی کہ بچنا محال ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائی۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق معدہ میں السر پھوڑا تھا جس کے پھٹنے سے خون کی قے آتی رہیں سرگودھا سے واپسی کے بعد کافی عرصہ تک کمزوری اور ضعف رہا۔ معدہ میں درد کی تکلیف بھی کبھی کبھی ہوتی تھی باوجود خرابی صحت کے جلسہ سالانہ کے موقع پر دن رات ڈیوٹی دی۔ ایک موقع پر جب آپ کی اہلیہ صاحبہ نے ڈیوٹی نہ دینے کے لئے کہا تو کہنے لگے "میں گھر کے کام بھی کرتا ہوں سکول میں پڑھانے بھی جاتا رہا ہوں۔ اب اگر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی نہ دوں تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اپنے کام تو کرتا رہا ہے اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے وقت بیمار ہو گیا ہے"۔ چنانچہ آپ جلسہ سالانہ کے ایام میں دن رات لنگر خانہ میں ڈیوٹی دیتے رہے یہاں تک کہ اپنا بستر بھی وہیں منگوا لیا۔ ایک دوست نے جب صحت کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے "حال تو خراب ہے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ زندگی کے چند روز اللہ تعالیٰ نے کچھ خدمت کے لئے بڑھا دئے ہیں"۔

جلسہ سالانہ کو گذرے ابھی دوسرا روز تھا کہ آپ شدید بیمار ہو گئے معدہ میں درد کے سبب چند ہفتے بھی چین نہ آیا۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ۲۹ دسمبر کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کر دیا گیا۔ وہاں آپ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے زیر علاج رہے جب معدہ کا اپریشن ہوا تو ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے ۱۱۰ اونس سبز رنگ کا پانی اور کچھ چھچھڑے سے نکال کر معدہ اسی طرح سی دیا۔ معدہ میں تین بڑے پھوڑے تھے اور چھوٹے چھوٹے پھوڑے بھی کافی تھے۔ معدہ سے نکالے ہوئے پانی کا لیبارٹری میں معائنہ کیا گیا۔ چنانچہ معدہ کے کینسر کی بیماری بتائی گئی۔ خون اور گلوکوز مسلسل دیا جاتا رہا۔ مگر بدن پر کوئی اثر نہ ہوا۔ مختلف ڈاکٹروں کے تجویز کردہ کئی نسخے استعمال کروائے گئے۔ مگر ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آپ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں بھی کی گئیں۔ لیکن مقدر یہی تھا کہ آپ پیغام اجل کو لبیک کہتے ۲۹ جنوری کو میو ہسپتال لاہور سے واپس ربوہ آ گئے تقریباً سب رشتہ داروں نے دوستوں اور شاگردوں نے آخری بار زندگی میں ملاقات کی۔ ان ساعات آخری دنوں کے دو واقعات کی یاد میرے دل سے کبھی فراموش نہ ہوگی۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب دو مرتبہ تشریف لائے اور دعائیں پڑھ کر پھونکتے رہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کے موقع پر راقم الحروف نے پہلی مرتبہ بھائی جان کی آنکھوں پر آنسو دیکھے۔ ورنہ ساری بیماری کے دوران ایک مرتبہ بھی آپ نے اف تک نہ کی۔ باوجود کمزوری کے دیر تک محترم میاں صاحب کا چہرہ مبارک دیکھتے رہے اور کہتے رہے کہ آپ کی پھونکوں سے بہت آرام آ رہا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے خود بھی محسوس کیا کہ برادرم موصوف کو بیماری کی پہلی سی تکلیف نہیں ہوتی۔ دوسرا واقعہ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کی آمد پہ پیش آیا۔ مرحوم نہایت نحیف آواز میں کہہ رہے تھے "میں نے اپنی زندگی میں کوئی نیکی نہیں کی۔ اگر کوئی نیکی ہے تو یہی کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے محبت ہے شاید یہی نیکی میری بخشش کا موجب ہو۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے نیک بندوں کی محبت کے صدقے بخش دے"۔

آپ نے اپنی اس آخری بیماری میں صبر اور تحمل کا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہر دوا جو تجویز کی گئی اسے استعمال کرنے سے انکار نہ کیا۔ ایک مرتبہ بھی مایوس نہیں ہوئے اور یہی خیال کرتے رہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس دوا سے شفا دے دے۔ ہر وقت دعا کرتے کے لئے کہتے اور بزرگوں کو بھی دعا کے لئے خطوط لکھتے رہے ہر ظاہری تدبیر کی گئی۔ مگر پیغام اجل آن پہنچا تھا چنانچہ ایک ماہ کی اس آخری علالت کے بعد ۷ فروری بوقت شب ۲ بجکر ۲۵ منٹ پر آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ مرحوم کی مختصر سی زندگی نہایت قابل رشک ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں نہایت محنت اخلاص اور تندہی سے کام کیا۔ دینی کاموں کو اپنے آرام پر مقدم کرتے ہوئے اپنی جان کی بازی لگا دی۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند دے ننھے بچے اور آپ کی اہلیہ محترمہ کا خود کفیل ہو اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

عزم واستقلال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر تحریک جدید کی اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چندوں کے مجموعہ کا نام تحریک جدید ہے"

ان چار اہم اغراض میں سے ایک اہم غرض جماعت میں عزم و استقلال پیدا کرنا بیان فرمایا گیا ہے الحمد للہ کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح اپنے دیگر مقاصد میں کامیاب و کامران رہے اس طرح عزم و استقلال کا پہلو بھی برابر روشن ہے۔ چنانچہ اس کی ایک ادنیٰ سی جھلک خط و کتابت سے ظاہر ہوتی ہے جو تحریک جدید کے مالی جہاد کے اعلان پر عمل میں آتی ہے۔ نہایت ناساعد حالات میں بھی مخلصین جماعت اشاعت اسلام کے لئے اپنی قربانیاں پیش کرنے میں خوشی اور بشاشت محسوس کرتے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ حالیہ جنگ میں سیالکوٹ کی سرحد کے بعض گاؤں میدان کارزار بنے رہے اور اس علاقہ کے رہنے والوں کو اپنی جانوں اور املاک کی قربانی دینی پڑی عارضی طور پر اپنے علاقوں کو خالی کرکے انہیں مہاجروں اور درویشوں کی سی زندگی بسر کرنی پڑی۔ لیکن قربان جائیے فدایانِ محمود کے کہ انہوں نے اپنے محبوب امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تلقین کو ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہ ہونے دیا۔

ع — سرِ دیر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

مثال کے طور پر مکرم چوہدری محمد اکمل صاحب کا ایک مکتوب پیش کیا جاتا ہے۔ آپ کی جماعت یعنی بھکھو بھٹی متصل گونڈہ ضلع سیالکوٹ کے احباب جماعت گھروں سے بے گھر ہو کر ضلع لہاور نگر میں جا کر پناہ گزین ہوئے ان حوادثات میں ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آنے دی وہاں سے بھی وہ تین افراد کے وعدہ جات تحریک جدید بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"۵ ارمارچ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے اپنے علاقہ میں واپس جانا ہے۔ وہاں پہنچ کر مزید افراد سے وعدہ جات حاصل کرنے نیز وعدہ جات سال گزشتہ اور سال رواں کی وصولی کا کام بھی شروع کر دیا جائے گا"

ان سطور سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ جماعت میں جو عزم و استقلال کرنے کے خواہاں تھے۔ وہ کس طرح ہر مخلص کے دل میں کارفرما ہے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

(وکیل المال اول تحریک جدید)

استانی کی ضرورت

زنانہ مڈل سکول گھٹیالیاں کے لئے ایک میٹرک ایس وی یا جے وی ٹیچرس کی ضرورت ہے۔ جو مڈل کلاسنر کو علاوہ دیگر مضامین کے عربی بھی پڑھا سکے۔ تمام درخواستیں میرے نام بھجوائی جائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

برائے توجہ لجنات

لجنہ اماء اللہ کا پہلا امتحان ۱۳ ارمارچ کو ہو رہا ہے۔ نصاب سبز اشتہار اور قرآن مجید کے پانچویں پارے کے نصف آخر کا ترجمہ ہے۔ تمام لجنات کو پرچے بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی زیادہ سے زیادہ ممبرات امتحان میں شریک ہوں۔ نصاب بالکل آسان رکھا گیا ہے۔ تاکہ زیادہ ممبرات شامل ہو سکیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا امتحان یکم مئی کو ہو رہا ہے۔ اس کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ پرچے پوسٹ کئے جا رہے ہیں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۴۔ خاکسار عرصہ سے بعض ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ صحت ٹھیک نہیں رہتی نیز میری بچی چھ سات روز سے بیمار ہے۔ (محمد بشیر میرپور آزاد کشمیر)

۵۔ میری بڑی بہو حفیظہ بیگم اہلیہ حنیظ احمد بیمار ہے اسکے تین بچے فوت ہو گئے ہیں۔ اب وہ خود بیمار ہے (محمد علی فیضی گلبرگ لاہور) احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

لجنات اماء اللہ متوجہ ہوں

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پر پانچ ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک ناصرات الاحمدیہ کا چندہ بالکل برائے نام بھیجا گیا ہے۔ لجنات سیالکوٹ۔ گجرات۔ ڈیرہ غازیخان۔ کوئٹہ سرگودھا۔ چٹاگانگ اور لائلپور کی طرف سے ایک پیسہ بھی موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم تمام لجنات چندہ کی وصولی پر خصوصی توجہ دیں تا سال کے اندر اندر مجوزہ بجٹ کے مطابق رقم جمع ہو سکے

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہانگ کانگ جانیوالے دوست

ہانگ کانگ میں ہمارے ایک احمدی دوست شیخ محمد عثمان صاحب دہلوی "ہو۔ کے ٹریڈرز" کے نام سے تجارت کرتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ تمام احمدی دوست جو ہانگ کانگ تشریف لے جائیں ان سے ملیں تاکہ وہ ان کے لئے ضروری سہولتیں مہیا کر سکیں۔ مکرم شیخ صاحب کا پتہ یہ ہے۔

۱۶ موڈی روڈ۔ کولون ہانگ کانگ

(16, Mody Raad, Kawlaoni Hang Kang

(وکالت تبشیر)

قرآن کلاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ ارشاد کی تعمیل میں مختلف مقامات پر قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ پڑھانے کے لئے کلاس جاری ہو رہی ہیں۔ سب اطفال ان سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں۔ والدین اور عہدیداران اطفال بھی نگرانی فرمائیں کہ سب بچے قرآن مجید ناظرہ اور پھر باترجمہ پڑھیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعمیر ہال مجلس خدام الاحمدیہ

خاکسار نے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت اور خوشنودی کے ساتھ تعمیر ہال کے ضمن میں ۱۳۱۳ روپے کی ایک تحریک احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع سے زیادہ احباب نے اس تحریک میں وعدہ دیا۔ لیکن وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں جس کی وجہ سے اب تعمیر کے کام میں روکاوٹ پیدا ہو رہی ہے اسلئے خاکسار ان تمام بھائیوں کی خدمت میں جنہوں نے ۱۳۱۳ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ نیز دوسرے مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ تعمیر ہال میں ہماری مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

جن احباب نے جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ ہال دیکھا ہے۔ ضرور اس بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ ربوہ میں اس قسم کے ہال کی کتنی ضرورت تھی ۔

پس سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق مدد فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا پوتا جو کہ ملک بشیر احمد صاحب درویش کا لڑکا ہے قادیان میں بیمار ہے

(ملک محمد ابراہیم محلہ کریم پورہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

۲۔ مکرم چوہدری فیروز دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۵ مراد برادر اکبر چوہدری محمد خاں صاحب ریٹائرڈ ایڈووکیٹ و امیر جماعت ضلع بہاولنگر عرصہ ایک ہفتہ سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔

ڈاکٹر غلام محمد حق۔ مسلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد

۳۔ میری والدہ صاحبہ کی ایک آنکھ کا اپریشن کامیاب رہا ہے۔

مشتاق احمد ولد سراج دین کرپانہ مرچنٹس وزیر آباد

راؤ خورشید علی خاں کے استعفیٰ کا پس منظر!

اظہار رمزی

نوٹ:- ادارہ کا ہر امر میں متفق ہونا ضروری نہیں۔

"شہاب" تو شاید یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ جماعت اسلامی خود آمریت کی بہت بڑی تربیت گاہ ہے اور اس میں کسی کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کی اجازت نہیں۔ وجہ یہ کہ اگر شہاب نے یہ بات کہی تو جماعت اسلامی کے جملہ اعضاء جوارح شہاب کے خلاف مصروف عمل نظر آئیں گے اور تعجب نہیں بلکہ اگر ہو سکا تو عملی طور پر بھی اس آواز کو خاموش کرنے کی کوشش کریں گے جو ان کے متعلق سچ کہنے اور برملا کہہ دینے کی جرأت کرے۔ لیکن جماعت اسلامی کے ایک نہایت ممتاز۔ معزز اور سربرآوردہ رکن اور شیخوپورہ کے امیر جناب راؤ خورشید علی خان سابق رکن صوبائی اسمبلی کا ارشاد ہے کہ جماعت کے ساتھ کچھ ایسا ہی واقعہ ہوا ہے کہ وہ دوسروں کو جمہوریت کی نصیحت کرنے اور خود میاں فصیحت کا کردار ادا کرنے پر مجبور رہے اگر آپ کو ہماری بات کا یقین نہ ہو تو راؤ صاحب ممدوح کے اس بیان کو دیکھ لیجئے جو انہوں نے اپنے استعفیٰ کا پس منظر پیش کرتے ہوئے دیا تھا۔ آپ کی تسلی کے لئے اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے

راؤ صاحب فرماتے ہیں:-

"میں یہ چاہتا ہوں کہ کانفرنس میں (مبینہ طور پر "آل پاکستان نیشنل کانفرنس" میں) اپنی رائے کا آزادانہ اظہار کروں مگر اس کے لئے میں نے جماعت اسلامی سے اجازت طلب کی مگر مجھے یہ جواب ملا کہ آپ جماعت میں رہ کر ایسا نہیں کر سکتے۔ ذرا جانے "سیفٹی آف پاکستان ایکٹ" کا دوسرا ترجمہ کیا کیا جا سکتا ہے۔ شہاب) میں نے یہ بھی کہا کہ میں اپنی رائے پیش کروں گا اگر میری رائے سے اتفاق نہ کیا گیا تو اپنی رائے پر اصرار نہ کروں گا۔ لیکن مجھے اس کی بھی اجازت نہ دی گئی (کیا جماعت اسلامی کے کوئی صاحب بتائیں گے کہ دفعہ ۱۴۴ اور پابندی تحریر و تقریر کا کیا مفہوم ہوتا ہے۔ شہاب) جب کوئی چارہ کار نہ رہا تو میں نے جماعت سے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کانفرنس میں چونکہ جماعت اسلامی (بالفاظ دیگر خود حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مدظلہ عالی۔ شہاب) لیڈر کی طرح حاوی تھی، اس لئے وہ مجھے بولنے کا موقع ہی نہ دینا چاہتی تھی اگر میں نے خود کافی تگ و دو کے بعد یہ موقع حاصل کیا"

اگر ہم راؤ صاحب محترم کی خدمت میں بصد ادب اور انتہائی خلوص کے ساتھ یہ سوال کریں کہ حضرت یہ پہلا موقع تو نہ تھا۔ اس سے قبل بھی جماعت کے متعدد ارکان اسی وجہ سے جماعت سے علیحدہ ہوئے کہ جماعت کے اندر "آزادی تحریر و تقریر" کا مکمل فقدان ہے اور جماعت کا "سیفٹی ایکٹ" کسی ایسی "ذاتی رائے" کو برداشت نہیں کرتا جو امیر جماعت اسلامی کی "سیفٹی" کے لئے مکروہ سمجھی جا سکے اور جس کے متعلق شبہ کیا جا سکے کہ اگر یہ ذاتی رائے "پبلک" میں آ گئی تو امیر جماعت کی اور ان کی ذات کے معنوں میں خود جماعت کی شہرت اور عام لوگوں میں ان کے متعلق "امیج" کا نقصان پہنچے گا یعنی یہ ہوگا کہ "معتبری" امیر سے تابع مہمل "یا قائد سے "پیرد کار" کی طرف رجعت کر جائے گی۔ علیحدہ ہونے والوں نے اپنے دیرینہ تجربات کے اس نچوڑ کو کسی سے چھپایا بھی نہیں تھا۔ جو باہر آیا۔ اس نے یہی لکار لگائی کہ جمہوریت کے یہ علمبردار خود انتہائی غیر جمہوری ہیں اور یہ جماعت خالص آمریت کا گھونسلہ ہے اکثر لوگوں نے کہا

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب

اس صورت حال میں آپ فرمائیے کہ آپ تو سمجھتے ہے کہ آزادی کی ہے نیلم پری کی تصویر کیوں بنے رہے؟ اور آپ نے اپنے پیش روؤں کے تجربے سے فائدہ اٹھا اور اس انتہا تک انتظار کرنے کی کیوں زحمت کی۔

ہم ذاتی تجربے کی بناء پر راؤ صاحب ممدوح کے جواب کا تصور کر سکتے ہیں وہ فرمائیں گے:-

"بھائی آدمی خیالات کا تابع اور جذبات کا کھلونا ہے اور ہمیشہ یہی سوچتا ہے کہ جو کچھ دوسروں کے ساتھ ہوا وہ میرے ساتھ نہیں ہوگا۔ میں آخر جماعت کا ایک معتبر رکن ہوں ایک اہم شہر میں جماعت کی شاخ کا امیر ہوں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو میرے ہم خیال ہیں اور میری آواز کو مسترد کرنے میں اتنی عجلت سے کام نہیں لیں گے۔ اس لئے میں سمجھتا تھا کہ جماعت کے امیر میری رائے کا احترام کریں گے اور کم از کم اتنا ضرور سوچیں گے کہ میں جو بھی کچھ کہوں وہ جماعت من حیث الجماعت اور جماعت من حیث الامیر کی منطق ہر منطق پر بھاری ہے اور جماعت کا مفاد بھی امیر جماعت کے ذاتی مفاد پر قربان کیا جا سکتا ہے۔ میں جماعت میں داخل ہوا تھا۔ میں نے پیر جی کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی امیر جماعت اور "پیر جی" کا فرق بڑا نازک ہوتا ہے اور یہ بات بڑی دیر سے سمجھ میں آتی ہے کہ جماعت اسلامی میں یہ نازک فرق اتنا نازک ہو جاتا ہے کہ آخری شکل میں معدوم ہو کر فنا فی الشیخ کے رتبے کو پہنچ جاتا ہے میں گنہگار اس آفاقی درجے تک پہنچنے سے پہلے نکل آیا۔ میری عافیت اسی میں تھی۔

من نہ کردم شما حذر بکنید

لیکن ہم محترم راؤ صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ "شما حذر بکنید" کے نعرے کو سننے والے اسی منطق میں مبتلا ہوں گے جس منطق میں خود راؤ صاحب اور ان کے پیش رو مبتلا رہے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ شہاب لاہور ۲۷ فروری ۱۹۶۶ء)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر روزنامہ **الفضل** ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضرورت سٹور کیپر

سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر کے لئے ایک سٹور کیپر کی ضرورت ہے جس کی تعلیمی قابلیت میٹرک ہو مشینری کے پرزوں اور ٹولز سے عام واقفیت رکھتا ہو عمر ۴۰ سال سے کم نہ ہو۔ کامیاب ہونے والے امیدوار کو ۵۰۰/- روپے نقد بطور ضمانت جمع کرانے ہوں گے اور ایک ہزار روپیہ کی شخصی ضمانت دینی ہوگی۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔ درخواستیں یکم اپریل ۶۶ء تک امیر مقامی یا صدر مقامی کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ بالا پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں

(مینیجر)

هو الشافی

اکسیر اپھارہ

شفتل برسیم سے ہونے والا جانوروں کا مہلک اپھارہ اکسیر اپھارہ کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ زمیندار احباب اس کا سٹاک اپنے پاس رکھیں تاکہ بروقت کام آ سکے فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۸ روپے اور زائد پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی مؤثر نہ ہو تو واپسی قیمت کی رعایت

کیور شیو صیڈلیسن کمپنی رجسٹرڈ

کمرشل بلڈنگ نزد مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

علم یا مال

انسان مال کی محبت میں بڑا شدید واقع ہوا ہے۔ اسی لئے وہ اپنی تمام تر کوشش دولت کے حصول کی خاطر صرف کر دیتا ہے تاکہ جہاں تک اس کے اختیار میں ہے وہ اپنی اولاد کی مالی حالت مضبوط کر سکے۔ یہ رجحان اتنا غالب ہو چکا ہے کہ ہم نے علم کو جو مال سے کہیں بہتر چیز ہے پس پشت ڈال دیا ہے اور جو تھوڑے بہت اس کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ وہ بھی صرف مادی علوم پر ہی اکتفا کرتے ہیں حالانکہ ہم میں سے ہر ایک یہ وعدہ کر چکا ہے کہ "وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے گا۔" تو پھر کیا اپنے بچوں کو دینی علوم سے آراستہ کرنا ہمارے لئے ضروری نہیں؟ کیا یہ ناانصافی نہیں کہ اپنے علمی خزانہ سے اولاد کو عاق کر دیا جائے!

پس آپ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی شائع کردہ کتب

"کامیابی کی راہیں"

اپنے بچوں کو بچوں کو پڑھائیں اور انہیں ۲۷ مئی کو ہونے والے امتحانات میں شامل کریں کیونکہ ترقی کے لئے امتحان نہایت ضروری ہے۔

خدا تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مہتمم اطفال الاحمدیہ

مرکزیہ

تم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو

اس مقصد کو پورا کئے بغیر تم خدا تعالیٰ کا خاص فضل حاصل نہیں کر سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت پر ان کی پیدائش کا مقصد واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تم میں اور دوسرے مسلمانوں میں یہ فرق ہے کہ تم میں خدا تعالیٰ کا ایک مامور آیا ہے جس نے تمہیں تمہاری غلطیوں پر ہشیار کیا ہے لیکن دوسروں کے مصائب برداشت کرنے کا کیا فائدہ جب کہ تم اس مقصد کو پورا نہیں کرتے جس کے لئے تم اس دنیا میں پیدا کئے گئے ہو۔ تم نے اقرار کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ لیکن کہاں ہے وہ دین جس کو تم دنیا پر مقدم رکھتے ہو اور کہاں ہے وہ دنیا جس کو تم دین سے پیچھے کرتے ہو۔ تم میں سے بعض کا دنیا دین سے آگے نظر آتی ہے۔ جب تک تم اس روح کو کچلی نہیں ڈالتے جب تک تم اس چوغہ کو اتار نہیں پھینکتے، جب تک تم وہی نسخہ استعمال نہیں کرتے جو تم پہلے آزما چکے ہو تم یہ امید نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ تم پر اپنا وہ خاص فضل نازل کرے گا جس کا قرآن کریم نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ میں یہ نہیں کہتا دنیا کمانا چھوڑ دو۔ صحابہ بھی دنیا کے کام کرتے تھے لیکن وہ دنیا کو دین کے مقابلہ پر رکھ کر دیکھتے تھے اور جہاں وہ دنیا کو دین پر مقدم دیکھتے تھے اسے چھوڑ دیتے تھے اور دین کو اس پر ترجیح دیتے تھے۔ مثلاً دنیا کہتی ہے کہ تم تھوڑا سا جھوٹ بول لو تو تم کو کچھ فائدہ آجائے گا لیکن دین کہتا ہے کہ جس کام کا زیادہ کرنا گناہ ہے اس کا تھوڑا کرنا بھی گناہ ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ اگر انگلی کے ساتھ پاخانہ لگا کر کھا لو تو وہ گند نہیں یا یہ کہ تم پاٹ بھر کر پیشاب پی لو تو وہ گند ہے لیکن ایک گھونٹ پیشاب پی لو تو وہ گند نہیں۔ تم جھوٹ خواہ پہاڑ کے برابر بولو یا چیونٹی کے پاؤں کے برابر وہ گند کا گند ہے وہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے گا ظلم خواہ پہاڑ کے برابر ہو یا سرخ چیونٹی کے پاؤں یا اس کی مونچھ کے برابر ہو وہ ظلم ہے اور ظلم ایک گند ہے۔ کسی کی بدگوئی کرنا، بدظنی کرنا، فتنہ پردازی کرنا بلکہ اپنے حق پر اتنا اصرار کرنا جس سے قوم میں فتنہ پیدا ہو یہ بھی گناہ ہے تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں نے میرے دو پیسے دینے تھے اس لئے میں نے ایسا کیا ہے خدا تعالیٰ کہے گا تم نے دو پیسے کی خاطر قوم کا بیڑہ غرق کر دیا جاؤ جہنم میں تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ میرا حق تھا ایسا کرتا۔ خدا تعالیٰ کہے گا تم نے اپنے حق کو اس فتنہ کے مقابلہ میں رکھ کر دیکھ لیا ہوتا تو تم اس پر اتنا اصرار نہ کرتے گویا ظلم تو الگ رہا اپنے حق پر اتنا اصرار کرنا جو فتنہ کا موجب ہو وہ بھی برائی ہے۔ جب تک تم اس ذہنیت کو بدلتے نہیں تنظیم قائم نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۲ء)

درخواست دعا

عزیزم محمود عبد اللہ الشبوطی مبلغ عدن تین ماہ کی رخصت گزارنے کے بعد مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۶ء کو چناب ایکسپریس کے ذریعے کراچی روانہ ہوئے ہیں۔ آپ وہاں سے ۱۱ مارچ کو بحری جہاز پر مع اہل و عیال عدن روانہ ہوں گے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور خدمت دین کا فریضہ احسن طور ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سعید بشیر احمد دواخانہ گول بازار ربوہ)

میزو قبائل نے آٹھ ہزار مربع میل کا علاقہ آزاد کرا لیا

بھارتی فوجوں کو باغیوں کے مقابلہ میں ہر جگہ شکست

نئی دہلی ۷ مارچ۔ تازہ اطلاع کے مطابق میزو باغیوں نے تمام پہاڑی علاقہ کو آزاد کرا لیا ہے۔ اور لونگ لیہہ میں اپنی باقاعدہ حکومت قائم کر دی ہے جنگ میزو علاقہ سے ناگالینڈ تک پہنچ گئی ہے اور تمام مقامات پر بھارتی فوجوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بعض مقامات پر باغی بھارتی فوج کے عقب میں پہنچ گئے ہیں۔ اور پوری طرح اسے اپنے گھیرے میں لے لیا ہے۔ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے بھارتی طیاروں کی بمباری بھی بے اثر ثابت ہوری ہے اور باغیوں کے حوصلہ پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ آسام کے ذرائع اعلیٰ نے انکشاف کیا ہے کہ باغی فوجوں نے آسام رائفلز کی تمام چوکیوں پر حملہ کر دیا ہے اور بعض چوکیوں پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں۔ بھارتی فوج نے ایجل کو بالکل خالی کر دیا ہے، اور اس کی سول آبادی کو آسام رائفلز کی بارکوں میں پناہ دی گئی ہے۔

شیلانگ پہنچنے والی خبروں کے مطابق آسام کی جنگ میزو پہاڑیوں سے ناگالینڈ تک پہنچ گئی ہے اور قبائلیوں نے آسام رائفلز کی تقریباً تمام چوکیوں پر حملہ کر دیا ہے اور بہت سی چوکیاں باغیوں کے قبضہ میں چلی گئی ہیں۔ ان خبروں کی بھی تصدیق ہو گئی ہے کہ پہاڑی علاقوں کے ضلعی صدر مقام ایجل اور دوسرے بڑے شہر لونگ لیہہ پر باغیوں کا قبضہ ہے اور اسے واپس لینے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔

---

۸ مارچ کو الفضل شائع نہیں ہوگا

آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی کے فیصلہ کے مطابق ملک کے ممتاز صحافی مسٹر فخر ماتری کی وفات کی وجہ سے مورخہ ۸ مارچ بروز منگل ملک میں کوئی اخبار شائع نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس روز دفتر الفضل میں بھی تعطیل رہے گی۔

(منیجر الفضل)

محترمہ والدہ صاحبہ ملک محمد رفیق صاحب وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ مورخہ ۲۷ فروری بروز اتوار بوقت اڑھائی بجے بعد دوپہر اپنے گاؤں واقع ضلع سیالکوٹ میں تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ، مورخہ ۲۸ فروری کو سیالکوٹ سے آپ کے چھوٹے فرزند ملک عبد الحق صاحب لے کر رات گیارہ بجے ربوہ پہنچے مورخہ یکم مارچ کو بعد نماز فجر امیر مقامی محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم قاضی صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۶ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ جو مطبوعہ فارم پر ہو اور جس پر سکول کی مہر اور ہیڈ ماسٹر صاحب کے دستخط ثبت ہوں اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴